دریائے سوات کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

Pollution of River Swat and Islamic teachings

ڈاکٹر عطاالرحمن*

صاحبزادہ**

Abstract

Water has a prime role in our day to day life. The Holy Qur'ān described water as a major source of life on earth. Similarly it has counted water as a divine blessing for humans and other creatures and has defined various conducts of its utilization. On one hand Islam has issued general Commandments regarding cleanliness and purity in all aspects, while on the other hand, it has issued specific directives about preservation and good use of water. Every possible effort should be made to save water and keep it free of any pollution and contamination. The district of Swat is famous for its natural beauty and landscape worldwide. The river of Swat adds a great deal of splendor to this region besides fulfilling the requirements of local population for drinking, irrigation and power generation purposes. The current industrial development and rapidly growing hotel industry has however contributed a great deal of destruction to this river. The present paper discusses this problem from Islamic perspective.

پانی تمام جانداروں کے لیے انتہائی اہم ہے، اسی کے بدولت اللہ تعالیٰ نے دنیا میں زندگی قائم کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

”وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ“[1]

”اور ہم نے ہر چیز کو پانی کی بدولت زندگی بخشی ہے“

*اسسٹنٹ پروفیسر علوم اسلامیہ و صدر شعبۂ اسلامیات، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، دیر لوئر

**پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ اریبک سٹڈیز، یونیورسٹی آف پشاور

ایک اور مقام پر پانی کی افادیت ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"هُوَ الَّذِیْ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُونَ ە يُنْبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ"[2]

"وہی ہے جس نے تمھارے لیے آسمان سے پانی برسایا ہے جسے تم پیتے ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں سے تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو، اسی سے وہ تمھارے لئے کھیتی، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔"

کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کی تمام تر خوبصورتی، رعنائی اور شادابی کا انحصار پانی ہی پر ہے۔ سرزمین پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے پانی کی نعمت سے مالامال کیا ہے۔ ملکی آبی ذخائر میں سے ایک اہم دریا، دریائے سوات ہے جس سے آب پاشی کے علاوہ بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دریا وادی سوات کے پہاڑوں سے نکل کر مختلف علاقوں کو سیراب کرتا ہے۔ وادی سوات انہی شفاف پانیوں کی وجہ سے فردوس زمین اور مشرق کا سوئٹزرلینڈ وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہے۔

دریائے سوات اتنا ہی قدیم ہے جتنی قدامت سوات کی خوب صورت سرزمین کو حاصل ہے۔ سکندر اعظم کے ساتھ آئے ہوئے مؤرخین نے اس علاقے کا ذکر دریائے سوات کے غیر معمولی طور پر پاک و شفاف سفید پانی کی وجہ سے کیا تھا[3]۔ مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے بھی یہاں کے سفید پانی کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے[4]۔ گیارھویں صدی عیسوی میں البیرونی بھی سوات کے شفاف پانی کا ذکر کرتا ہے۔[5] علاوہ ازیں دریائے سوات کے قریب "سپینے اوبہ" (سفید پانی) کے نام سے ایک بستی بھی موجود ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ اس علاقے کے صاف و شفاف سفید پانی کے ندی نالوں اور دریا کی وجہ سے اسے "سواستو" یا "سویتا" پکارا گیا ہو گا جو بعد میں چل کر "سواد" اور پھر "سوات" بن گیا۔[6] مشہور چینی سیاح سنگ یون ۵۰۲ء میں چترال کے علاقے "کافرستان" سے ہوتا ہوا سوات آیا تھا۔ اس نے اپنے سفر نامے میں دریائے سوات کا ذکر "دریائے سوٹو" کے نام سے کیا ہے۔ دریائے سوات کو سنسکرت میں "گوری" کا نام بھی دیا گیا اور قدیم مصنفین کے "سوساتوس دریا" (دریائے سوات) کا ذکر ہندو مذہب کی مقدس کتابوں رگ اور مہابھارت میں بھی موجود ہے[7] اسے یاد کیا گیا ہے۔

اہل سوات کے لئے یہ دریا طرح طرح کی نعمتیں لے کر آتا ہے۔ اس کے پانی سے نہ صرف فصلیں سیراب ہوتی ہیں بلکہ اس سے بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ ذیل میں ان چیزوں کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا جاتا ہے۔

(الف) بجلی کی پیداوار میں اس دریا کا حصہ:

ملاکنڈ اور امان درہ کے مقام پر دریائے سوات سے دو نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان پر درگئی بجلی گھر اور ملاکنڈ بجلی گھر بنائے گئے ہیں جنہیں ملکِ عزیز کے سب سے پرانے پاور ہائیڈرو الیکٹرک ورکس ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ بجلی گھر عرصہ دراز سے ملک کو وافر مقدار میں بجلی فراہم کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ حکومت اگر چاہے تو کالام سوات کی دوسری ذیلی وادیوں میں دریائے سوات پر مزید بجلی گھروں کی تعمیر کا مربوط منصوبہ بنا کر ان کے ذریعے ملک بھر کے لئے کافی بجلی پیدا کر سکتی ہے۔

(ب) آب پاشی و باغبانی:

دریائے سوات ہی کی بدولت سوات ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہر قسم کے پھل اُگائے جاتے ہیں۔ آج کل سوات میں زیادہ تر توجہ آڑو اور سیب کے باغات پر مرکوز ہے۔ تاہم آلوچہ، آلو بخارا، خرمانی، ناشپاتی، لوکاٹ، انگور، کینو، مالٹا، سنگترہ اور املوک وغیرہ کی بہترین اقسام بھی یہاں پیدا کی جاتی ہیں۔ نیز سوات میں فصل ربیع اور فصل خریف کے مختلف زرعی اجناس کی کاشت میں دریائے سوات سے آب پاشی کی جاتی ہے۔[8] ان کے علاوہ دریائے سوات سے نہ صرف اعلیٰ قسم کی مچھلی ٹراؤٹ، حاصل کی جاتی ہے بلکہ اس کے کنارے گلاب، گل نرگس، غانٹول، بنفشہ، پھلواری، ریحان اور دیگر طرح طرح کے خوشبودار اور دھنک رنگ پھول بھی کھلتے ہیں جو حسین سرزمین سوات کے حسن کو مزید زیبائی عطاء کرتے ہیں۔

آبی آلودگی اور دریائے سوات:

دریائے سوات کا پانی کسی زمانے میں بہت صاف وشفاف اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہوا کرتا تھا لیکن جب سے سوات میں آبادی اور ہوٹلوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، دریا کا پانی بھی قدرے آلودہ ہو گیا ہے۔ آلودگی کے اسباب میں سے پہلے وہ آبادیاں ہیں جو دریائے سوات کے کنارے کی گئی ہیں، خاص طور پر بحرین اور مدین کے ہوٹل وغیرہ جن کے تمام تربیت الخلاؤں کا رخ دریا ہی کی طرف ہے۔ اس کے علاوہ مختلف دیہاتوں کی گندی نالیاں نکل کر دریائے سوات ہی میں گرتی ہیں جن سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔[9]

آلودگی کا دوسرا بڑا سبب مینگورہ شہر کی گندی نالیوں پر مشتمل جام بیل کی بڑی ندی (جوہڑ) ہے جو مینگورہ شہر کے ساتھ ساتھ دیگر دیہاتوں میں سے گزرتی ہوئی پنجی گرام کے مقام پر دریائے سوات میں شامل ہو جاتی ہے۔ اس طرح مقامی انتظامیہ کے ناقص انتظام کے باعث اکثر اوقات مینگورہ شہر کا تمام کوڑا کرکٹ جوٹر کوں کے ذریعے شہر سے باہر نکالا جاتا ہے، لاکر دریائے سوات میں پھینکا جاتا ہے، جس سے اس پاک وشفاف اور لذیذ پانی کو آلودہ کیا جاتا ہے۔[10]

فیکٹریاں جو ہوائی آلودگی کے ساتھ ساتھ آبی آلودگی کا بھی ایک بڑا سبب بن رہی ہیں، یہی فیکٹریاں دریائے سوات کی آلودگی کا بھی بڑا ذریعہ ہیں جن میں ماربل اور پلاسٹک کا سامان تیار کرنے والی فیکٹریاں سر فہرست ہیں۔ ان فیکٹریوں میں سے ماربل کی زیادہ تر فیکٹریاں کانجو، ہزارہ اور تختہ بند کے مقام پر جب کہ پلاسٹک کی فیکٹری قمبر کے قریب واقع ہے۔ دریائے سوات کی اس تمام تر آلودگی کے نتیجے میں ایک طرف تو انسانی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو دوسری طرف آبی حیات اور فصلوں کے لیے بھی خطرہ بن رہا ہے لہٰذا حکومت وقت اور عوام کو مل کر دریائے سوات کے پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے مشترکہ حکمت عملی طے کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سوات کی رونق برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر فوائد بھی حاصل کئے جاسکیں۔

شرعی تناظر میں جائزہ:

زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی کا ایک نمونہ موجود ہے لہٰذا آبی وسائل جو ایک ملک کے لیے ترقی اور خوش حالی کا ایک بڑا ذریعہ ہیں، ان کی حفاظت اور صحیح استعمال کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ کی عملی تعلیمات موجود ہیں جیسا کہ ذیل کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ نے بعض چشموں کی تطہیر وصفائی اور مختلف نجاسات سے بچانے کے لئے موئثر انتظامات کئے۔ مدینہ منورہ کے قدیم کنوؤں میں "بئر بضاعۃ" ایک مشہور کنواں تھا۔ اس کنویں کے پانی کی کیفیت اس روایت سے معلوم ہوتی ہے:

> **"عن ابی سعید الخدری قال: سمعت رسول اللہ وھو یقال له انه یسقٰی لک من بئر بضاعة وھی بئر یلقی فیھا لحوم الکلاب و المحائض و عذر الناس فقال رسول اللہ ان الماء طھور لا ینجسه شیء"** [11]

> "حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ کو یہ کہا گیا "آپ ﷺ کے استعمال کے لئے پانی بئر بضاعۃ سے لایا جاتا ہے حالانکہ اس میں کتوں کا گوشت، حائضہ عورتوں کے کپڑے اور لوگوں کا بول وبراز ڈالا جاتا ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک پانی پاک ہوتا ہے جسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔"

اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ الجھن پیدا ہو سکتی ہے کہ اس طرح کے گندے پانی سے آپ ﷺ کیوں کر وضو فرماتے ہوں گے یا پینے کے لئے استعمال کرتے ہونگے؟ حقیقت یہ ہے "اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اہل مدینہ یہ اشیاء کنویں میں جان بوجھ کر ڈالتے تھے جب کہ پانی کی قلت کی وجہ سے وہ ایسے کنوؤں کے محتاج تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ کنواں نشیبی زمین میں واقع تھا اور سیلاب اور بارشیں ان چیزوں کو اس میں ڈال دیتی تھیں لیکن کنویں کی وسعت اور گہرائی کی وجہ سے اس کو متاثر نہ کرتی تھیں۔

چونکہ اس کنویں سے اہل مدینہ کی ضرورت وابستہ تھی اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کنویں کی صفائی اور اس کے پانی کو میٹھا کرنے کے لئے خصوصی اہتمام فرمایا، یہاں تک کہ ماہیت اشیاء تبدیل کرنے کی جو اعجازی قوت آپ ﷺ کو عطا کی گئی تھی اس کو بھی آپ ﷺ کام میں لائے، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ:

> **"أن النبی اتی بئر بضاعة، فتوضأ من الدلو، وردھا الی البئر، و بصق فیھا، و شرب من ماءھا"** [12]

> "نبی کریم ﷺ بئر بضاعۃ پر تشریف لائے۔ ڈول سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی واپس کنویں میں ڈال دیا۔ کنویں میں لعاب دہن ڈالا اور پھر اس کا پانی پیا"

(ب) کنویں کی صفائی، دیکھ بھال اور آلودگی سے بچانے کے لئے حضرت ابو اسید ساعدیؓ کو منتظم مقرر کیا گیا۔ انہیں بلا معاوضہ خدمت کے عوض اعزازی طور پر اجازت دی گئی کہ وہ کنویں سے ملحقہ زمین پر باغ لگالیں، باغ اور کنویں کی حفاظت کے لئے چار دیواری کی تعمیر کرلیں اور کنویں کے پانی سے باغ کو سیراب کرتے رہیں۔

(ج) پانی کے ذرائع میں اضافہ کرنے، پلانے اور اس کو پاک رکھنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اہتمام بھی فرمایا کہ پانی کا غیر ضروری استعمال نہ کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ۴ ۔۴ کلو گرام) اور وضو کے لئے ایک مد (تقریباً ۱-۱ کلو گرام) پانی کافی قرار دیا چنانچہ حضرت عقیل ابن ابی طالب سے روایت ہے:

> **"قال رسول االله ﷺ یجزی من الوضوء مدومن الغسل صاع، فقال رجل :لا یجزئنا، فقال:قد کان یجزی من ھو خیر منک، و اکثر شعرا یعنی النبی ﷺ"** [13]
>
> "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کے لئے ایک مد (پانی) اور غسل کیلئے ایک صاع (پانی) کافی ہے۔ ایک آدمی نے کہا! ہمارے لئے تو کافی نہیں ہوتا۔ حضرت عقیلؓ نے فرمایا: ان کو تو کافی ہوتا تھا جو تجھ سے افضل تھے اور ان کے بال بھی تجھ سے زیادہ تھے، یعنی نبی کریم ﷺ"

حضرت عقیلؓ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ پانی استعمال کرنے کا مقصد اگر طہارت اور صفائی ہے تو رسول اللہ ﷺ زیادہ صفائی پسند تھے اور اگر احتیاط مطلوب ہے تو نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ متقی تھے۔ اگر یہ خیال ہے کہ بال زیادہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے بال بھی تجھ سے کم نہ تھے، لہذا اسائل کا زیادہ پانی استعمال کرنا محض شک اور وسوسہ کی وجہ سے ہو سکتا ہے یا اسراف کی وجہ سے، اور اس سے بچنا ضروری ہے۔

اسلام نے آبی وسائل کے استعمال میں احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کی نظر میں پانی کی کس قدر اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پنج وقتہ نمازوں کیلئے جو وضو کیا جاتا ہے اور اس میں جو پانی استعمال کیا جاتا ہے اسلام نے اس پر بھی نظر رکھی ہے اور نماز پڑھنے والوں کو حکم دیا ہے کہ وضو میں اسراف نہ کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ:

> **"ان رسول اللہ ﷺ مر بسعد و ھو یتوضأ قال ما ھذا السرف؟ فقال افی الوضوء اسراف؟ قال نعم و ان کنت علی نھر جار"** [14]
>
> "سعدؓ بن ابی وقاص وضوء کررہے تھے آپ ﷺ ادھر سے گزرے، (سعدؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے اعضاء وضو پر کچھ زیادہ ہی پانی ڈال رہے ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا! یہ کیا اسراف ہے؟ سعدؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں! اگرچہ تم بہتی نہر کے کنارے پر ہی ہو"۔

جس طرح پانی کا بے جا صرف کرنا شریعت میں ممنوع ہے اسی طرح پانی کا اس طرح استعمال جس سے دوسرا صاف پانی آلودہ ہوجائے (جیسے فیکٹری میں پانی کا استعمال کیا جائے اور اس سے نکلنے والا آلودہ پانی صاف ندی یا صاف دریا کی

طرف بہادیا جائے) تو شریعت کی رو سے یہ ناجائز ہے کیونکہ پانی کو آلودہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی چیز کو ضائع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کا ضائع کرنا ناپسندیدہ عمل ہے خواہ اپنی مملوکہ چیز ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں اس درجہ احتیاط برتنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اگر کسی چیز کی نجاست و آلودگی کا محض گمان ہی کیوں نہ ہو تب بھی اسے پانی سے دور رکھا جائے تا کہ پانی نجس نہ ہو۔ حضرت ابوہریرہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"قال رسول االله ﷺ اذا استیقظ احدکم من الیل فلا ید خل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلاثا فان احدکم لا یدری فیم باتت یدہ۔[15]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو سو کر جاگے تو برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک کے دو یا تین بار اسے دھولے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے"

رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی اور بہتے ہوئے پانی دونوں میں پیشاب وغیرہ سے منع فرمایا ہے حالانکہ بہتے ہوئے پانی میں تھوڑی بہت نجاست سے اس کی طہارت متاثر نہیں ہوتی لیکن وہ آلودہ ضرور ہو جاتا ہے اور یہ آلودگی اس وقت اور بڑھ سکتی ہے جب لوگ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کو اپنی عادت بنالیں۔ پیشاب پر دوسری نجاستوں اور فضلات کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ:

"قال نھی رسول االله ﷺ ان یبال فی الماء الجاری"۔[16]

"رسول اللہ ﷺ نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے"

اسی طرح دوسری روایت میں ہے:

"نھیٰ ان یبال فی المـــــــــاء الرکد"۔[17]

"رسول اللہ ﷺ نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے"

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا یغتسل احــــدکم فی الماء لدائم وھو جنب، فقــال: کیف یفعل یا ابا ھریرۃ، قال: یتناولہ تناولا"۔[18]

"جنابت کی حالت میں کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ حاضرین میں کسی نے حضرت ابوہریرہؓ سے دریافت کیا تو پھر کیا کرے، انھوں نے جواب دیا کہ ہاتھوں (یا کسی اور چیز سے) پانی لے کر غسل کرے"

ایک دوسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے پانی کی حفاظت کے بارے میں انتہائی تاکیدی احکامات فرمائے ہیں۔ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ:

"سمعت رسول االله ﷺ یقول: اتقوا المـلاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد، والظل، وقارعۃ الطریق"۔[19]

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے کہ لعنت کا سبب بننے والے تین کاموں سے اجتناب کرو، یعنی پانی کے گھاٹ پر، سائے میں اور راستے میں قضائے حاجت کرنے سے (پرہیز کرو)"

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول اللہ ﷺ اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء"[20]

"رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے"

اس کی علمی سائنسی توجیہ یہ ہے کہ سانس کے ذریعے جراثیم پانی کے برتن میں داخل ہو سکتے ہیں، جس سے بچا ہوا پانی بھی جراثیم سے آلودہ ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اسے استعمال کرے تو پیٹ کی بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

مذکورہ تمام روایات پانی کی حفاظت پر دلالت کرتی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب وضو اور غسل میں پانی کے اسراف کو پسند نہیں کیا گیا (جو بہر حال محدود انفرادی عمل اور اسراف صغیر ہے) تو اجتماعی سطح پر ضیاع کبیر جو نہروں اور دریاؤں کا پانی آلودہ اور ضائع کر دینا ہے، کس قدر ناپسندیدہ فعل ہو گا۔

خلاصۂ بحث:

ملک خداداد پاکستان کے آبی وسائل میں سوات کے دریا کو بڑی اہمیت حاصل ہے جو آب پاشی اور بجلی کی پیداوار میں اہم کردار ادا کر رہا ہے لیکن علاقے کے فیکٹریوں کے صنعتی فضلے اس کی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں نیز دریائے سوات کے کنارے بڑھتی ہوئی آبادیوں اور ہوٹلوں کے بیت الخلاؤں کے ذریعہ انسانی فضلہ بھی اس آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ حکمرانوں اور عوام کو اس دریا کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آلودگی اور ضیاع سے اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ سوات کی انتظامیہ کو چاہیے کہ مینگورہ شہر کی گندگی کو دریائے سوات میں پھینکنے کی بجائے کہیں آبادی سے دور ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرلے اور صنعتی فضلے کو بھی صنعتی قوانین کے مطابق تلف کرنے کا انتظام کرے۔ اسی طرح مقامی آبادی (خاص طور پر دریا کے کنارے رہنے والوں کو) اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھ کر اپنے اس پاک وصاف دریا کی حفاظت ہر قسم کی آلودگی سے کرنی چاہیے، کیونکہ یہ ہمارا دینی اور قومی فریضہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] سورۃ الانبیاء، ۳۰

[2] سورۃ النحل، ۱۱، ۱۰

[3] راہی، فضل ربی، ریاست سوات، ص: ۸۔

[4] سانگ، ہیون، سفر نامہ ہند، مترجم: یاسر جواد، ص: ۹۶

[5] راہی، فضل ربی، ریاست سوات، ص: ۹

[6] خان، محمد آصف، تاریخ ریاست سوات، ص: ۲۴

[7] رگ وید viii ، ۱۹:۳۷، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند، ص: ۱۲۲؛ نیز مہا بھارت vi ، ۳۳۳، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند، ص: ۱۲۲

[8] بلالہ، عبدالقیوم، داستان سوات، ص:۸۵

[9] The River Swat,Editors:Abdul wahab Khan, Bakht, Page-1

[10] Abidjahan,Dr.M.usman,Environmental protection society saidu sharif swat.page:5,6.

[11] ابوداود، سلیمان ابن اشعث، سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی بئر بضاعۃ، ج۱، ص۴۵

[12] الہیثمی، نورالدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فی بئر بضاعۃ، ج۳، ص۶۸۵، رقم الحدیث ۵۹۰۵

[13] سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ وسننھا، باب ماجاء فی مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابۃ، ج۱، ص۹۹

[14] ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ وسننھا، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء وکراھیۃ التعدی فیہ، ج۱، ص۱۴۶

[15] ایضاً، ابواب الطہارۃ وسننھا، باب الرجل یستیقظ من منامہ ھل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلھا، ج۱، ص۱۳۸۔۱۳۹

[16] الطبرانی، حافظ ابی لقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، ج۲، ص۲۰۸، رقم الحدیث، ۱۷۴۹

[17] سنن ابن ماجہ ابواب الطہارۃ وسننھا، باب النھی عن لبول فی المائی، ج۱، ص۱۲۴ و امام مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ باب اللنھی عن البول فی الماء الراکد، ج۱، ص۱۶۲۔

[18] امام مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن الاغتسال فی الماء الراکد، ج۱، ص۱۶۳

[19] سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ وسننھا، باب النھی عن الخلاء علی قارعۃ الطریق، ج۱، ص۲۰۸

[20] امام بخاری الجامع الصحیح دار الجیل بیروت، کتاب الوضوئ، باب النھی عن الاستنجاء بالیمین، ج۱، ص۷۱، رقم الحدیث ۱۵۳

مصادر و مراجع

۱ :القرآن

۲ :ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، مطبعہ داراحیاء العربیہ، مصر۔

۳ :ابوداود، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، دارابن حزم بیروت ۱۹۹۷۔

۴ :بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دارالجیل بیروت۔

۵ :بلالہ، عبدالقیوم، داستان سوات، جان کتب کور، کبل سوات، ۲۰۱۰۔

۶ :خان، محمد آصف، تاریخ ریاست سوات، بدون تاریخ ومکتبہ۔

۷ :راہی، فضل ربی، ریاست سوات، شعیب سنز پبلشرز، منگورہ۔

۸ :رگ وید viii، ۷، ۱۹:۳، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند، مکتبہ تخلیقات لاہور۔

۹ :سانگ، ہیون، سفر نامہ ہند، مترجم: یاسر جواد، مکتبہ تخلیقات، لاہور، ۲۰۰۱۔

۱۰ :الطبرانی، حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دارالحرمین للنشر والتوزیع مصر ۱۹۹۵۔

۱۱ :مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، دارالجیل بیروت۔

۱۲ :مہابھارت vi، ۳۳۳، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند مکتبہ تخلیقات لاہور۔

۱۳ :الہیثمی، حافظ نورالدین علی ابن ابی بکر، مجمع الزوائد، دار لفکر بیروت ۱۹۹۴۔

۱۴: The River Swat,Abdul wahab Khan,Bakht Www.Zama swat.com.

۱۵: Jahan,Dr.M.usman,Environmental protection society saidu sharif swat:2003.Www.Valley swat .com